OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

عہد نبوی ﷺ سے قبل مکہ مکرمہ میں ادارے کا تصوّر و کردار، ایک تجزیاتی مطالعہ

The Concept and Role Of Institutions In Macca Mukarrama Before The Era Of Prophet Muhammad (Saw): An Analytical Study

Muhammad Javed
P.hD scholar,
Department of Islamic studies University of Malakand, Dir Lower
Prof.Dr. Attaur Rahman
Dean Faculty of Arts, University of Malakand, Dir Lower
Dr.Shabir Ahmad
Department of Commerce & Management, University of Malakand, Dir Lower

Abstract

The survival of any religion, ideology and society depend on the existence of a state. The survival of these superstructures need the protection of their collective values, peace and security and law and order which can't be ensured without a state. It testifies that a state has been the basic need since the inception of humanity. Out of the three basic pillars of a state, its success mainly depends on the pillar of a strong and reliable administration or executive. A state can neither develop and nor can it sustain its existence in case of a weak administrative set up. It is for this reason that prophet Muhammad (SWA) focused entirely on the administration of the affairs after establishing the state at Madina. He tried to solidify and strengthen the institutions of state like mosques, forces, education system, judicial system, social reformation or financial system of the state. He focused on all of the institutions and established a strong administrative setup. Due to these reformations the state of Madina was considered as one of the successful states of the world just in ten years duration of Muhammad (SAW). The success of these institutions were mainly dependently on the administrative setup which was trained in the company of Muhammad (SAW).

The concept of institutions existed before the era of prophet Muhammad (SAW) in the Arab society. There were strong institutional structures in the Arab society with a difference in their concepts and roles in the different tribes. Due to Baithullah in Mecca, it had a central place in the area and as such it had a large number of institutions with a comparative stronger structure. The study in hand analyzes the concept and role of institutions in Macca before prophet Muhammad (SAW) which includes the following aspects;

The study has carried out the denotative and connotative explanations of institutions and afterwards an analytical study of the institutional structure of Macca has been offered. The six pillars of the administrative institutional setup and its sub-institutions are given as follows;

Idarathul Madina: It was an institution of settlement or rehabilitation of Quraish.

Idarathul Dinnia: This institution has seven sub-institutions. 1)Alrifad (2) Sudana (3)Amara (4)Alifaza (5) Alayar (6)Soofa (7)Alnase

Idarathul Mallia: The three sub-institutions of this institution are. (1)Alelaf (2)Alhumus (3)Alzraeb

Idarathul Aaskariya: This institution has three sub-institutions which include. (1)Difa (2)Alquba wa alaena (3)Idaratul mareka

Idarthaul Diplomasia: The two sub-institution of this institution are. (1)Alsafara (2) Albareed

Idarathul Qaza:which can ensures the protection of the collective values

***key words**: Macca Mukarrama, Aledara, Aledara tul Madaniya*

CC BY

کسی بھی نظریے اور معاشرے کی بقا کے لیے ایک ریاست کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کسی نظریے اور معاشرے کی بقا کے لیے اس کی اجتماعی اقدار کا تحفظ، امن و سلامتی اور اس کا نظم و ضبط ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت ایک ریاست کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ گویا ریاست آغاز انسانیت سے آج تک ایک بنیادی ضرورت رہی ہے۔

کسی بھی ریاست کے تین بنیادی ستون ہوتے ہیں جسے مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کہتے ہیں لیکن ریاست کی کامیابی کا زیادہ انحصار مضبوط اور قابل بھروسہ انتظامیہ پر ہوتا ہے۔ اگر انتظامیہ کمزور ہو تو ریاست نہ ترقی کر سکتی ہے اور نہ قائم رہ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ میں قیامِ ریاست کے بعد حضورؐ نے ریاست کے انتظام پر بھرپور توجہ دی۔ اور اس کے اداروں کو مستحکم کرنے کی سعی کی۔ خواہ وہ مسجد ہو، فوج ہو، تعلیم و تربیت کا شعبہ ہو، قضا ہو یا معاشرتی اصلاح ہو یا مالیاتی نظام ہر ایک پر توجہ دی اور ایک مضبوط نظام قائم کیا، اور ریاست مدینہ کا شمار دنیا کے کامیاب ترین ریاستوں میں ہونے لگا، بلکہ ریاست مدینہ دنیا کی مثالی ریاست بن گئی۔ یہ ریاست حضورؐ نے صرف دس سال کے قلیل عرصے میں قائم کرکے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ان اداروں کی کامیابی میں منتظمین کا بنیادی کردار تھا اور یہ منتظمین دربار نبویؐ سے تربیت یافتہ تھے۔

عہد نبویؐ سے پہلے بھی عرب معاشرے میں نہ صرف ادارے کا تصور موجود تھا بلکہ مضبوط ادارے موجود تھے۔ لیکن ہر قبیلے میں ان اداروں کا تصوّر اور کام قدرے مختلف تھا۔ مکہ میں بیت اللہ ہونے کی وجہ سے ابتداء ہی سے ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا اس لیے یہاں پر ادارے نہ صرف زیادہ تھے بلکہ دیگر معاشرے سے زیادہ مضبوط تھے۔

یہ تحقیقی مقالہ مکہ مکرمہ میں عہد نبویؐ سے قبل "ادارے" کے تصوّر اور کردار کے متعلق ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ درج ذیل مباحث پر مشتمل ہے۔

i. "ادارہ" کی لغوی و اصطلاحی تحقیق کی گئی ہے۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ کی ادارتی نظام کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہے۔ مکہ میں ادارتی نظام کے چھ بڑے ستون اور ان کے ذیلی ادارے بھی تھے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

ii. **الادارۃ المدنیۃ:** یہ ادارہ قریش کی آبادکاری کے متعلق تھا۔

iii. **ادارہ دینیۃ:** اس ادارے کے سات ذیلی ادارے تھے۔ 1) الرفادہ (2) سدانہ (3) عمارہ (4) الافاضہ (5) الایار (6) صوفہ (7) النسی

iv. **ادارۃ المالیۃ:** اس ادارے کے تین ذیلی ادارے تھے۔ (1) الایلاف (2) الحمس (3) الضرائب

v. **الاداریۃ العسکریۃ:** اس ادارے کے تین ذیلی ادارے تھے۔ (1) دفاع (2) القبہ والاعنہ (3) ادارۃ المعرکۃ

vi. **الادارۃ الدبلوماسیۃ:** اس ادارے کے دو ذیلی ادارے تھے۔ (1) السفارۃ (2) البرید

vii. **الادارۃ القضاء:**

ادارے کے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف: لفظ ادارا کا مادہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔جو تدیرونہا کے لفظ سے اس آیت میں آیا ہے ۔إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ (1)اور کلمہ تدور اس آیت میں آیا ہے۔ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ (2)۔اور مجموعہ مفہرس آیات قرآنیہ میں فعل ثلاثی کی مشتقات کی ذیل میں لفظ دار مادہ دَوَرَ(3) کا ذکر آیا ہے۔کتب احادیث میں لفظ ادارہ کا ذکرا گرچہ مجھے نہیں ملاتاہم شروح احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

أي بن أَبِي طَالِبٍ (اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ) أَمِرَّ مِنَ الْإِدَارَةِ أَيِ اجْعَلِ الْحَقَّ دَائِرًا وَسَائِرًا (حَيْثُ دَارَ) (4)

محمد بن ابی بکر الرازی نے الصحاح(5)اور ابن منظور افرقی نے اللسان العرب(6) میں اور فیروز آبادی نے القاموس المحیط(7) میں اگرچہ کلمہ ادارہ ذکر نہیں کیا ہے مگر اس کی قریب قریب الفاظ کا ذکر کیا ہے۔اور دوزی نے کلمہ "ادار" لفظ سیاست کے ساتھ ذکر کیا ہے۔مثلاً دبر امورھا یعنی ساس الرعیہ رعیت پر سیاست چلانا۔اور اسی طرح لفظ اَدَارَ بمعنی جھد فی العمل(8) کسی عمل میں کوشش کرنا۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ لفظ اب بھی اس معنیٰ میں مستعمل ہے اور اس لیے ماہرین نے لفظ ادارہ مختلف شعبوں مثلاً عام سیاسی مباحث(9)، شہریت کے علوم اور اقتصادی ودفاعی اور عدالتی امور چلانے وغیرہ میں استعمال کیا ہے۔

مکہ میں ادارتی نظام : اس محدود منطقہ یعنی مکہ مکرمہ میں ادارتی حالات کی معلومات کافی زیادہ ہیں۔اور مکہ میں قبل از اسلام سیادتی ادارے بہت زیادہ تھے۔جو ضروریات کی بنیاد پر قائم کی گئیں تھیں۔مکہ میں یہ ادارے حج کے عبادات، امن وامان اور دفاع کے لیے قائم کی گئیں۔ تحقیقی مصادر اس سلسلے میں دو اہم شخصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔(10) وہ دونوں قصی بن کلاب اور ہاشم بن عبد مناف ہیں۔مکہ میں کئی قبائل گزرے ہیں۔ ابتداء حضرت اسماعیلؑ کی ولایت میں اور انتہاءً خزاعہ کی ولایت میں۔جس میں حجابہ،اور خزاعہ کے ادارے بیت اللہ کے لیے قائم تھے۔(11) ہمارے لیے سب سے پہلا اور اہم ادارہ "الادارۃ المدنیۃ" ہے۔

الادارۃ المدنیۃ: اس ادارے کی وجہ سے قبائل قریش مکہ کی گھاٹیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے جمع ہو گئے اور مکہ کے لوگوں سے مرباع(چوتھائی حصہ) جمع کیا۔اس چوتھائی حصہ سے مکہ میں تعمیرات کیے گئے۔اس سے پہلے مکہ میں بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے مکہ والے تعمیرات نہیں کرتے تھے اور مکہ میں دن کے وقت بھی داخل نہیں ہوتے تھے۔اور جب رات ہوتی تھی تو یہ لوگ حِل کے احاطہ میں آتے تھے۔قصی بن کلاب نے لوگوں کو جمع کرکے انہیں تعمیرات کی اجازت دے دی(12) پس بنو بغیض بن عامر اتر گئے۔اور بنو تیم اور بنو محارب بن فہر مکہ کے میدانی علاقوں میں آباد ہو گئے۔ان لوگوں کو "قریش الظواہر" کہتے تھے۔(13)یعنی مکہ مکرمہکے ظاہر میں رہنے والے۔جبکہ اکثر قریش "قریش البطاح" یعنی بطحیٰ وادی والے قریش کہلاتے تھے۔اسی وجہ سے قصی "مجمعاً"(لوگوں کو جمع کرنے والا) کہلاتا ہے۔(14) قصی نے اپنی قوم کے لیے دارالندوہ قائم کیا۔(15)جو مکہ مکرمہمیں فیصلوں کا مرکز تھا۔لوگ یہاں نکاح کے مجالس اور مشورے کرتے تھے، یہاں سے

جنگ کے لیے جھنڈے بلند کیے جاتے تھے۔ یہاں کے مشورے میں چالیس سال سے زیادہ عمر والے بیٹھتے تھے۔ اسی دارالندوہ ہی سے قریش کی تجارتی قافلے نکلتے تھے۔ اور واپسی پر یہاں قافلے اترتے تھے۔([16]) اصحابِ دارالندوہ کو ملاء یعنی سردار کہا جاتا تھا۔ اور یہ لوگ مکہ مکرمہ کے سیاسی سماجی اور اقتصادی امور کی نظم وضبط کے لیے ادارہ کی خصوصی افراد کی حیثیت رکھتے تھے۔ بغیر اس کے کہ ان کے سامنے کوئی لکھا ہوا قانون موجود ہوں۔ (قریش باقاعدہ لکھا ہوئے قانون کے نہیں بلکہ زبانی رسم ورواج اور بزرگوں کے آثار پر چلتے تھے) اس پر قرآنی اشارے موجود ہیں۔ مثلاً وَإِنَّا عَلَى آثَٰرِهِمْ مُقْتَدُونَ([17]) جس سے ان لوگوں کی قانون کی وضاحت ہوتی ہے۔([18])

ادارہ دینیۃ: مذہبی امور کا ادارہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی خدمت، مناسک حج کی ادائیگی، حجاج کی خدمت کے لیے مختص تھا۔ قصی بن کلاب کے بعد یہ ادارہ کئی خاندانوں میں بٹ چکا تھا۔([19]) اور ان اداروں میں اہم ادارہ یا وظیفہ (الرفادہ) تھا۔

الرفادہ: یہ ادارہ حجاج کرام کی ضیافت کا ادارہ تھا، پس قصی بن کلاب نے قریش پر ان کی اموال میں ایک حصہ مقرر کیا تھا جس سے بعام تیار کر کے عرفات و منیٰ میں حجاج کرام کو اس عقیدے کے ساتھ کھلایا جاتا تھا کہ حجاج کرام اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔([20]) ابن اسحاق کی روایت کے مطابق قصی نے قریش سے کہا (یا معشر القریش تم اللہ تعالیٰ کے پڑوسی ہوں اور اللہ کے اہل بیت ہوں، اہل حرم ہوں اور یہ حجاج اللہ کے مہمان اور ان کے گھر کی زیارت کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ مہمانداری کے زیادہ حقدار ہیں پس ایام حج میں ان کے لیے بعام کا بندوبست کرو۔ یہاں تک کہ یہ تم سے رخصت ہو جائے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔([21]) عربی مصادر نے ہاشم کی عزت بیان کی ہے کہ یہ ادارہ ہاشم کے زمانے میں بہت مشہور ہوا۔([22]) رفادہ بنی ہاشم میں مالدار لوگ چلاتے تھے۔ کیونکہ رفادہ چلانے میں مالداری اور غناء کی ضرورت ہوتی تھی پس یہ ادارہ مطلب بن ہاشم کو ملا اور بعد میں عبدالمطلب کو۔ عبدالمطلب نے اس ادارے کو مظبوط کیا جس کی وجہ سے اپنی قوم میں معتزز رہے۔ یہی وظیفہ اس کی نسل میں رہا جو بعد میں عباس بن عبدالمطلب کو ملا۔ اسلام غالب ہوا اور عباس رضی اللہ عنہ اس ادارہ پر قائم رہے۔([23]) اور جب ہاشم نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کا پانی کے لیے احتیاج کو دیکھا کہ وہ دور دور سے پانی لاتے ہیں تو انہوں نے کنواں کھودا جو اس سے پہلے قصی نے کھودا تھا جس سے مکہ مکرمہ والوں کو پانی مہیا کیا۔([24]) اور مکہ مکرمہ میں سقایہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ سقایہ کا محکمہ خوب اہمیت والا بنا۔ زم زم کا چشمہ کھودنے کے بعد چمڑے کے حوضوں میں پانی جمع کرتے تھے ان حوضوں سے اونٹوں کے ذریعے مشک لا کر بھر دیئے جاتے تھے اور اس کی نمکینی کو کم کرنے کے لیے اس میں کشمش اور کھجور ڈال دیئے جاتے تھے۔([25]) ہاشم اپنی حیات تک اللہ کی رضا کے لیے حاجیوں کو پانی پلاتے رہے۔([26]) پھر یہ وظیفہ آپ کے پیچھے قائم رہا اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالمطلب حجاج کرام کو میٹھا پانی پلاتے تھے۔([27]) پھر آپ نے زم زم کا کنواں کھودا۔([28]) اور پانی میں کشمش ڈال کر حجاج کو پیش کرتے تھے۔([29])

اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سقایہ حجاج کو صرف پانی نہیں بلکہ عبدالمطلب حجاج کو دودھ شہد کے ساتھ پیش کرتے تھے۔(30) اور آپ کے بعد یہ شعبہ آپ کے بیٹے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔(31) اور کچھ روایات ایسے بھی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشراف قریش حجاج کی ضیافت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے۔(32) کہا جاتا ہے کہ سوید بن حرمی وہ پہلا شخص ہے جس نے حجاج کو پینے کے لیے دودھ دیا۔(33) اور ابو امیہ بن مغیرہ نے مسافروں کو "زاد الراکب" یعنی سفر خرچ دیا۔اور ابو وداعہ سہمی نے حجاج کو شہد پلایا۔(34) اور یہ آیت اسی مقابلہ کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ وظیفہ قریش کے مفاخر میں سے تھا، فرمان خداوندی ہے " أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ"(35) اسی طرح یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سقایہ دراصل ایک انفرادی یا ذاتی صفت پر مبنی عہدہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک اجتماعی عمل تھا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سقایہ دراصل الرفادہ کا ذیلی ادارہ تھا۔

سدانۃ: سدانہ جو حجابۃ البیت یعنی بیت اللہ کی نگرانی اور خانہ کعبہ کی زائرین کی قدر اور عزت واکرام کرنے کا ادارہ تھا۔(36)

قریش مکہ مکرمہ کے ہاں اہم ادارہ تھا اور خاص کر خانہ کعبہ جو عرب کا مقدس مقام تھا اس کی تولیت کرنے والا عثمان تھا جو بنی عبدالدار سے تھا پھر یہ ولایت عبدالعزیٰ بن عثمان پھر ابو طلحہ عبداللہ بن عبدالعزیٰ پھر اس کا بیٹا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا اور حضور ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو اس پر برقرار رکھا۔(37) اور یہ وظیفہ تاحال عثمان بن طلحہ کے خاندان میں باقی ہے کیونکہ حضورؐ نے عثمان سے کہا تھا کہ "خُذُوهَا يَا بَنِي طَلْحَةَ خَالِدَةً تالدةً لَا يَنْزِعُهَا مِنْكُمْ إِلَّا ظَالِمٌ " (38) یا ابی طلحہ اسے لے لو یہ آپ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا تم سے یہ صرف ظالم لے سکتا ہے۔

عمارۃ: اور اسی طرح عمارہ بھی مفاخر قریش میں سے تھا قرآن کریم نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔" أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ " (39) عباس اور شیبہ بن عثمان اس کو چلاتے تھے اور اس ادارہ کا فرض یہ تھا کہ مسجد الحرام میں لوگوں کو برے باتوں اور برے کاموں سے روکے۔(40) اسی طرح دوسرے مذہبی ادارے بھی تھے لیکن یہ مذکورہ بالا اداروں سے چھوٹے تھے۔

الافاضہ: الافاضہ مزدلفہ سے رخصتی کا ادارہ تھا اور یہ ادارہ بنی عدوان کے پاس تھا۔مزدلفہ سے بنی عدوان کے لوگ سب سے پہلے اٹھتے تھے۔یہ ادارہ ان میں پشت در پشت چلا آرہا تھا۔زمانہ اسلام آیا تو یہ ادارہ ابو سیارہ عمیلۃ بن الاعزل کے ساتھ تھا۔(41)

الایار: یہ ادراہ ھبل کے سامنے تیر مارنے کا تھا۔اور ممکن ہے کہ یہ ادارہ بھی مالی قسم کا تھا کیونکہ الھیہ کے نام پر رقم جمع ہوتا تھا۔اور اسلام نے اس ادرہ کو باطل قرار دیا۔جس کی طرف قرآن مجید کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔" يَاأَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ "(42)

صوفہ: صوفہ بھی ایک ادارہ تھا جو بنی جرہم کے ساتھ تھا جو الاجازہ کہلاتا تھا۔ یہ ادارہ لوگوں کو عرفات سے منیٰ کی طرف اُتروانے پر مامور تھا۔ یہ ادارہ جرہم کے ساتھ تھا لیکن قصی نے لڑ کر یہ ادارہ ان سے چھین لیا جس کے بعد یہ ادارہ وہ چلاتا رہا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ بنی جرہم کے ساتھ یہ ادارہ تھا یہاں تک کہ اس کا آخری شخص ختم ہوا۔(43)اور پھر یہ ادارہ قریش کے مختلف خاندانوں میں تقسیم ہوا۔ یہاں تک کے تمیم کے حوالہ ہوا۔ جیسا کہ ابن حزم نے اپنی کتاب جمھرہ میں بیان کیا ہے۔(44)

النسیء: یہ ایک عجیب و غیرب ادارہ تھا جو بنی کنانہ کے ساتھ تھا جو مہینوں کو الٹ پلٹتے تھے۔ یعنی بدلتے تھے یہ ادارہ بنو ثعلبہ بن حارث بن مالک کے ساتھ تھا اسے القلامسہ کہا جاتا تھا۔ قلمس یعنی اس ادارے کا رہنما کھڑا ہو جاتا تھا اور ان سے پوچھا جاتا تھا کہ مؤخر کر دو محرم کو پس وہ محرم کو مؤخر کر دیتا تھا۔(45)قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے کفر کا ایک جز قرار دیا ہے "إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُحِلُّونَهُ عَاماً وَيُحَرِّمُونَهُ عَاماً "(46)

الادارہ المالیہ: مکہ مکرمہ میں مالی ادارہ کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہ قول کافی حد تک درست ہوگا کہ کئی مذہبی و دینی شعبوں کو مختلف اطراف سے مربوط کر کے مکہ مکرمہ کو تجارتی اور مالی امور میں کامیاب بنایا گیا تھا۔ مکہ مکرمہ لق ودق وادی میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کا انحصار تجارت پر تھا اہل مکہ مکرمہ تجارت پیشہ تھے اور ان کی تجارتی بازار مکہ مکرمہ میں ہی تھا لوگ اہل مکہ مکرمہ کے لیے اشیاء لا کر ان پر فروخت کرتے تھے۔(47) یہی مقامی تجارت تھی کہ ہاشم شام چلا گیا اور قیصر نے ہاشم کی عزت و احترام کیا، اور کہا کہ اس نے اس شخصیت کے بارے میں سنا تھا۔ ہاشم نے قیصر سے مطالبہ کیا کہ اس کے لیے ایک امان نامہ لکھ دے جس سے مکہ مکرمہ کی تجارت محفوظ ہو جائے اور یہ طریقہ ہاشم نے دوسرے قبائل کے اشراف و سادات سے کیا۔(48) تحقیقی روایات اور مصادر کے مطابق ہاشم پہلا شخص ہے جس نے ایلاف پر عمل کیا۔(49)"مختلف ماہرین نے ایلاف کو حلف، عہد اور عصام کے معنٰی میں لیا ہے"۔ پھر مطلب نے یمن کے ساتھ ،عبد الشمس نے حبشہ کے ساتھ اور نوفل (باقی سے چھوٹا) نے عراق کے ساتھ معاہدات کیے۔(50) جس سے اہل مکہ مکرمہ اس قابل ہوگئے کہ اپنی تجارت کو آس پاس کے ممالک کے ساتھ وسیع پیمانے پر چلائے۔ ہاشم نے تجارتی نظام کو مستحکم اور محفوظ کیا۔ اور اسے بیرونی اور اندرونی خطرات سے بچایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حلف الفضول کا معاہدہ کیا گیا۔(51)

جس میں پانچ خاندان قریش نے عہد کیا تھا کہ کسی مظلوم کو بغیر نصرت کے نہیں چھوڑا جائے گا۔(52)اور ظاہر ہے کہ یہ حلف نامہ مکہ مکرمہ میں بعض تجارتی تجاوزات روکنے کے لیے عمل میں لایا گیا تھا۔

الحمس: مکہ مکرمہ میں یہ ایک نظام تھا جو اقتصادی قسم کے قوانین نافذ کرنے کا ادارہ تھا۔ مکہ مکرمہ والے اسے غیر قریش پر نافذ کرتے تھے۔ نظام ایلاف اور نظام الحمس میں ایک خاص تعلق تھا کیونکہ ایلاف قبائل عرب اور خارجی ممالک

کے ساتھ معاہدوں کا نام تھا اور الحمس مکہ مکرمہ کے اندر ایام حج (ایام الموسم) میں داخلی نظام قبائل سے متعلق تھا۔(53)

الضرائب: ضرائب سے مراد وہ مالی قضیہ جو اہل مکہ مکرمہ ٹیکس کے طور پر لیتے تھے۔قریش نے اسے ایک عرف یا رواج بنالیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں وارد ہونے والوں سے ایک خاص قسم کا ٹیکس وصول کرتے تھے جسے وہ اپنی اصطلاح میں حق قریش کہتے تھے۔(54) پس قریش مکہ مکرمہ میں وارد ہونے والے اجنبیوں سے کچھ کپڑا یا قربانی کے اونٹ "بدنہ" سے کچھ حصہ لیتے تھے۔اس کی مثال اس قول سے معلوم ہوسکتی ہے کہ "ظویلم یعنی مانع الحریم" حج کے ارادے سے گیا تو مغیرہ بن عبداللہ مخزومی کے مہمان ہوئے تو مغیرہ نے ارادہ کیا کہ اپنا ٹیکس/حق قریش حاصل کریں تو اس نے منع کیا۔(55) اور ایک قسم کا ٹیکس عشر کہلاتا تھا جو ہر بازار پر مقرر تھا عشر جمع کرنے والے عشر طلب کرتے تھے ان لوگوں سے جو بازار میں خرید و فروخت کرتے تھے اور ان کے زمین میں قیام کرتے تھے۔(56)

ادارۃ العسکری (مکہ مکرمہ کا فوجی نظام): یہ مکہ مکرمہ اور اس کی تجارتی نظام کے امن اور دفاع کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تھا۔اور روایات سے معلوم ہے کہ مکہ مکرمہ کے دفاع کرنے والے قریش الظواہر ہی تھے۔کیونکہ یہی لوگ جنگ والے اور مضبوط تھے اسے المناسر کمانڈر کہلاتے تھے۔(57) اور قریش بطحایہ صاحب ثروت، مالدار اور سردار تھے جسے الضب یعنی حرم کے چمٹے ہوئے لوگ کہتے تھے۔(58) ایک گروہ جو رضاکارانہ طور پر دفاع کے لیے موجود تھا جسے احابیش کہا کرتے تھے۔اہل مکہ مکرمہ احابیش آپس میں دفاعی حلف نامے کرتے تھے۔حلف کچھ اس طرح ہوتا تھا: ہم اللہ کا حلف اٹھاتے ہیں کہ ہمارے لیے دوسروں پر ہاتھ اٹھانے کا جواز ہوگا جب رات نہ ہو اور دن واضح ہو اور حبشی اپنے ٹیلے پر ہو۔(59) ظاہر ہے کہ اہل مکہ مکرمہ احابیش میں حرم کے دفاع کی قوت دیکھتے تھے اس لیے اہل مکہ مکرمہ ان کے حلیف بن جاتے تھے۔اور یعقوبی نے اس حلف کو اس طرح بیان کیا ہے "احابیش رکن کے پاس کھڑے ہو کر یہ حلف اٹھاتے تھے ایک شخص قریش میں سے اور ایک شخص احابیش میں سے کھڑے ہو کر دونوں رکن پر ہاتھ رکھتے تھے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اور حرمت بیت اللہ اور مقام ابراہیم اور حرمت والے مہینوں کا حلف اٹھاتے تھے کہ تمام لوگ ایک دوسرے کی مدد کرینگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین اور اس کے ااوپر جو کچھ ہیں میراث میں دے دے اسے حلف الاحابیش کہا جاتا تھا۔(60) جب عام اعلان جنگ ہوتا تھا تو مالدار اسلحہ اور سامان جنگ مہیا کرنے میں شریک ہوتے تھے۔عبداللہ بن جدعان حرب فجار میں اپنی قوم بنو تمیم کو اسلحہ پہنچانے پر مامور تھا۔پس اس نے 100 آدمیوں کو اسلحہ دیا اسے یوم شعطہ کہلایا۔اور اپنی قوم اور احابیش کو جو لباس دیا وہ اس سے علاوہ تھا۔(61) اور سو آدمیوں کو سو اونٹ دیئے اور بعض روایات میں کہا گیا ہے کہ ایک ہزار اونٹ دیئے۔اور اس دن کو یوم شرب کہا گیا۔(62) جو لوگ ایام جنگ میں مکہ مکرمہ کے دفاع کے ضامن ہوتے تھے یہی لوگ آیام امن میں مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کے لیے قیام امن کے ضامن ہوتے تھے۔ان میں سے کچھ ادارے "القبہ والاعنہ" تھے۔(63)

القبہ والاعنہ: یہ ادارہ بنی مخزوم کا تھا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسے چلاتے تھے۔اور جو شخص مکہ مکرمہ والوں

کے لیے اسلحہ جمع کرتا تھا۔ وہ عبداللہ بن جدعان تھا بوقت ضرورت ان کو دیتا تھا۔([64])

القیادۃ واللواء: فوجی اداروں میں القیادہ اور اللواء تھا یہ ادارہ بنوامیہ میں ابوسفیان بن حرب کی ذمہ داری تھی۔ ظہور اسلام تک یہ عہدہ ان کے پاس تھا۔([65]) مکہ مکرمہ والوں کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔([66]) فوجی تنظیم کا تقاضہ تھا کہ سرداران مکہ مکرمہ اپنے قبیلوں کی سرداری کرے پس ہر سردار اپنی قوم کے جوانوں کا ذمہ دار ہوتا تھا اور دوران جنگ جہاں ضرورت ہوتی تھی اس طرف اس کو متوجہ کرتے تھے۔([67]) جنگ کے دوران جنگ کو جنگی خطوط پر استوار کرنا اور جنگ جیتنے کی ذمہ داری ان کی تھی جو عام قریش کی قیادت کرتے تھے۔([68])

ادارۃ المعرکۃ: معرکہ جنگ کی ادارت دراصل قبائل کی تنظیم و تنسیق، دوران جنگ عام میدان جنگ کو چلانے کے متعلق تھا۔

الادارۃ الدبلوماسیۃ: (ڈپلومیسی کا ادارہ)

وہ ادارے جو علم سمجھ بوجھ اور معاملہ فہمی سے تعلق رکھتے تھے مثلاً سفیر، خطیب، قضا، شاعر، برید، ترجمان وغیرہ۔ یہ ایک وسیع اصطلاح ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل ادارے تھے۔

السفارۃ: خارجی امور کے لیے سفارہ کا ادارہ تھا جو بنوعدی کے لیے خاص تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاندان تھا۔ اہل مکہ مکرمہ عموماً عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر بھیجتے تھے اور آپ کا سفارت امن اور جنگ دونوں میں قابل قبول تھا۔ یہ وظیفہ خاص ذہانت چاہتا تھا۔ یہ ادارہ قبائل کے مزاج شناسی اور نسبی مقام کی پہچان سے تعلق رکھتا تھا۔([69])

البرید: کچھ اشارات سے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ برید یعنی ڈاکخانہ مکہ مکرمہ میں قبل از اسلام متعارف تھا اور ورقہ بن نوفل کے ایک شعر میں اس کا ذکر ہے جو عثمان بن حویرث کی موت پر کہا جو ابن جفنہ الغسانی کے گھر میں قتل ہوا۔ جو راکب البرید یعنی ڈاکخانے کا شہسوار کے نام سے مشہور تھا۔([70])

ورکب البرید مخاطرًا عن نفسه ﴿﴾ میت المظنة للبرید المقصد ([71])

ترجمہ: برید کے لیے سوار ہوئے اور نفس سے ہاتھ دھوئے ﴿﴾ اور ڈاک کے مقصد کو پورا کرنے پر فوت ہوئے۔

الادارۃ القضاء: مکہ مکرمہ میں جن اداروں کی طرف اشارات موجود ہیں ان میں سے ایک قضاء کا ادارہ ہے۔ اس ادارے میں قاضی ہوتے تھے۔ جو لوگوں میں فیصلے کرتے تھے۔ عامر بن ظرب بازاروں میں اور موسم حج میں بیٹھتے تھے اور لوگ مختلف قبائل سے آکر اپنے مسئلے بیان کرتے تھے اور یہ فیصلہ کرتا تھا۔ عامر کے بعد قاضی بنو تمیم کے خاندان سے ہوتے تھے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خاندان تھا۔ اور بنو تمیم کے شعراء نے اپنے قصائد میں فخر کے ساتھ ان باتوں کا ذکر کیا ہے جو بنی تمیم کے ساتھ خاص تھیں اور ان میں سے ایک لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا تھا۔

خلاصہ بحث: الغرض عہد نبویؐ سے پہلے عرب معاشرے میں بالعموم اور مکہ مکرمہ میں بالخصوص اداروں کا تصوّر نہ صرف موجود تھا بلکہ ادارے کافی پختہ حالت میں تھیں۔ جو مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لیے ہمہ وقت تیار تھیں۔ اور فرائض منصبی سرانجام دینے میں انتہائی مستعد تھے۔ مختلف امور کے لیے مختلف ادارے تھے۔ اور بعض ادارے مخصوص خاندانوں کے ساتھ منسلک تھیں، جو نسل در نسل چلے آرہی تھیں۔

نتائج:

1) عرب معاشرے میں ادارے کا تصوّر و کردار موجود تھا
2) بیت اللہ کی موجودگی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں ادارے کا تصوّر کافی پختہ تھا۔
3) مرکزی شہر ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں دیگر شہروں سے ادارے زیادہ تھیں۔
4) قریش بہت پہلے سے عرب معاشرے میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔
5) ہر ادارے کا الگ کام اور ان کے لیے الگ لوگوں کا انتخاب تھا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] ۔البقرۃ:282

Albaqar:282

[2] ۔الاحزاب:19

Alahzab:19

[3] ۔ محمد فواد الباقی، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، دار الفکر، بیروت، 1401ھ/1981ء، ص264

Muhammad Fawad albaqi,Almajam ul mufahras lealfaz ul Quran ul kareem,(Birut: Dar ul fikar,1401H, 1981)p:264

[4] ۔ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم المبارکپوری، تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی، دار الکتب بیروت، ج5، ص338

Abu Alala Muhammad Abdur Rahman bin Abdur Rahim al Mubarakpuri,Tuhftul ahwazi Sharh Jamie Termizi,(Birut:Dar ul kutub) Volume:5,P338

[5] ۔الرازی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر عبد االقادر، مختار الصحاح، المکتبہ العصریہ، بیروت، 1420ھ/1999ء، ج1، ص109

Alrazi,Abu Abdullah Muhammad bin abi Bakar Abdul Qadar,Mukhtar ul sihah,(Birut: Almaktaba ul Asria, 1420H/1999) VOMUME:1,P:109

[6] ۔ابن منظور، ابو الفضل محمد بن مکرم، لسان العرب، دار الصادر، بیروت، 1388ھ/1968ء، ج4، ص295

Abni Manzoor,Abul Fazal Muhammad bin Mukarm,(Birut: Darul sadar,1388H/1968) J4 , P : 295

[7] ۔فیروز آبادی، ابو طاہر مجد الدین محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعہ والنشر والتوزیع، بیروت، 1426ھ/2005ء، ج1، ص220

Ferooz Abade,Abu Zahir Mujadu din Muhammad yaqoob,(Birut: Muasstul risala litaba wa Alnashar wa altawzee,1426H/2005) VOMUME:1,P:220

[8] ۔ریںھارت دوزی، تکملۃ المعاجم العربیۃ، ترجمہ: محمد سلیم النعیمی، وزارہ الثقافۃ، العراقیہ، 1401ھ/1981ء، ج4، ص434

Rinhart Doze,Takalamatul maajmulArabia,Translation:Muhammad Saleem Al Naeeme, (wazartul Saqafa,Al Eraqia,1401H/1981) V:4,P:434

[9] ۔ سلیمان محمد الطماوی، مبادی علم الادارہ العامہ، دار الفکر، بیروت، 1965ء، ص21

Suleman Muhammad Altamade,Mubade Elemul Edar al amela,(Birut:Darul Fikar,1965)P:21

[10] ۔ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری، السیرۃ النبویۃ، مکتبہ و مطبعہ مصطفی البابی، مصر، 1375ھ/1955ء، ص111 تا 113 وابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی، الطبقات الکبریٰ، دار الصادر بیروت، 1408ھ/1987ء، ج1، ص52

Abni Hisham,Abu Muhammad Abdul Malik bin Hisham bin Ayoub al Hamere,Seeratul nabavea,(Egypt: Maktab wa matbaa Mustfa al babe,1375H/1955)P:111 to 113 and Ibni Saad,Abu Abdullah Muhammad bin Saad bin Munee Alhashme,Altabaqat ul kubra,(Birut:Darul Sader1408H/1987) V:1,P:52

[11] ۔الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص59 و ابن کثیر ابو الفداء اسماعیل بن عمر، السیرۃ النبویۃ (البدایہ والنہایہ)، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، 1395ھ/1976ء، ج1، ص61، 60

Al azraqe,Akhbare Macca, V:1,P:59 and Abne Kaseer abu alfeda asmail bin Umer, Alseratul nabavia(Albidaya wa alnihaya) (Birut: Darul marifa lltaba wa alnashar wa altawzee,1 395H / 1976) V:1,P:60,61

[12] ۔ابن سعد، الطبقات، ج1، ص55 و الیعقوبی، احمد بن یعقوب بن جعفر، تاریخ الیعقوبی، دار صادر، بیروت، 1380ھ/1960ء، ج1، ص240

Abin Saad, altabqat, V:1,P:55 and Alyaqobe,Ahmad bin yaqoob bin Jafa r , tarekh alyaqoobe, (Birut:Darul Sader,1380H/1960) V:1,P:240

[13] ۔ابن سعد، الطبقات، ج1، ص73 و البلاذری، الانساب، ج1، ص39 و ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن ابی الکرم، الکامل فی التاریخ، دار الکتاب العربی، بیروت، 1417ھ/1997ء، ج1، ص622

Abin Saad,Altabqat, V:1,P73 and Albilazare,Alansab,J1,S39 and Abin Alaseer,abu alhasan Ali bin abe Alkarm, Alkamil fi tarekh, (Birut: Darul kitab alarbe,1417H/1997) V:1,P:622

[14] ۔ابن سعد، الطبقات، ج1، ص55 و الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص63 و البلاذری، الانساب، ج1، ص239 ابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Abin Saad,Altabqat, V:1,P:55 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:63 and Albilazare,Alansab ,V:1,P:239 and Abin Alaseer,Alkamil,J2,P:13

[15] ۔السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد، الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، دار الکتب المصریۃ، 1412ھ/1991ء، ج2، ص55

Alsheele,Abul Qasem Abdur Rahman bin Abdullah bin Ahmad,Alrawzatul anef fi Sharha alseeratul nabavia leabin Hisahm (Egypt: Darul kutub,1412H/1991) V:2,P:55

[16] ۔ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ مصطفی البابی، مصر، 1375ھ/1955ء، ص125 و ابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Abin Hisham,Abu Muhammad Abdul Malak bin Hishm,Alseeratul Anabavia,(Egypt: Shirkat Maktaba Mustufa Albabe,1375H/1955)P:125

[17] ۔الزخرف:23

Alzukhruf:23

[18] ۔الزمخشری، ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب، بیروت، 1407ھ/1987ء، ج3، ص484 و الرازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن، تفسیر الرازی، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ/2000ء، ج27، ص206

Alzamhashre,Abul Qasem Mehmood bin Umer bin Ahmad,Alkashaf an Haqaeq ghwamz altanzeel,(Birut:Darul kitab,1407H/1987) V:3,P:484 and Alraze,Abu Abdullah Muhammd bin Umer bin Alhasan,Tafseer Alraze,(Birut: Dar Ahya uturas,1420H/2000) V:27,P:206

[19] ۔ابن ہشام، السیرۃ، ص130 و ابن سعد، الطبقات، ج1، ص72

Abin Hisham,Alserat,P:130 and Abin Saad,Al tabaqat, V:1,P:72

[20] ۔ایضاً

Ibid

[21] ۔ابن ہشام، السیرۃ، ص130 و ابن سعد، الطبقات، ج1، ص73 و البلاذری، الانساب، ج1، ص53

Abin Hisham,Alseera,P:130 and Abin Saad,Atabqat, V:1,P:73 and Albelazare,Alansab, V: 1, P53

[22] ۔ابن ہشام، السیرۃ، ص130 و ابن سعد، الطبقات، ج1، ص73 و الازرقی، اخبار مکہ، ج2، ص67

Abin Hisham,Alseera,P:130 and Abin Saad,Altabqat, V:1,P:73 and Alazraqe,Akhbar Macca ,

V:2,P:67

[23]۔ابن ہشام، السیرۃ، ص135 وابن سعد، الطبقات، ج1، ص81

Abin Hisham,Alseera,P:135 and Abin Saad,Altabqat, V:1,P:81

[24]۔ابن سعد، الطبقات، ج1، ص78 والازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص69

Abin Saad,Altabqat, V:1,P:78 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:69

[25]۔الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص66

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:66

[26]۔ابن سعد، الطبقات، ج1، ص78 والنویری، احمد بن عبدالوھاب بن محمد، نھایۃ الارب فی فنون الادب، دارالکتب، قاہرہ، 1423ھ / 2003ء، ج16، ص35

Abin Saad, Atabaqat, V:1,P:78 and Alnavere,Ahmad bin Abdul Wahab bin Muhammd, Nehayatul arab fe funoonul adab,(Qahera:Darulkutub,1423H/2003), V:16,P:35

[27]۔المسعودی، علی بن الحسین، مروج الذھب ومعادن الجوھر، دارالاندلسی، بیروت، 1385ھ/1965ء، ج3، ص103

Almasodi,Ali bin Alhusain, Murojul Zahab wa mavenul jawhar,(Birut,Darul undlase,1385H / 1965) V:3,P:103

[28]۔المسعودی، مروج الذھب، ج2، ص103 والازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص70

Almasoode,murooju Zahab, V:2,P:103 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:70

[29]۔الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص70

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:70

[30]۔ایضاً

Ibid

[31]۔السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین، الدر المنثور، دارالفکر، بیروت، ج4، ص144 وابن عبدربہ، العقد الفرید، ج3، ص236

Alsuete,Abdur Rahman bin abi bakar Jalalud din,Aldurul mansoor,(Birut:Darulfikar) V:4 , P:144 and Ibin Abdiraba,Alaqdul fareed, V:3,P:236

[32]۔الزبیری، ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ، نسب قریش، دارالمعارف، قاہرہ، ص197، 32

Alzubere,Abu Abdullah Masab bin Abdullah,Nasab Qurash,(Qahira,Darul maaref)P:32,197

[33]۔ایضاً

Ibid

[34]۔ابن حبیب، المحبّر، ص177

Ibin Habeeb,Almuhabber,P:177 and

[35]۔التوبۃ:19

Altawba:19

[36]۔الالوسی، محمود شکری، بلوغ الارب فی احوال العرب، دارالسلام، بغداد، 1314ھ/1896ء، ج1، ص24 , 249 وابوالفضل، احمد، مکہ فی عصر ما قبل الاسلام، مطبوعات الملک عبدالعزیز، الریاض، 1398ھ/1978ء، ص60

Alalose,Mihmood Shakre,Baloghul arab fe ahwalul arab,(Bughdad:Darul Islam,1314H/ 1896) V:1,P:24,249 and Abul Fazal,Ahmad,(Alriaz: Matbuatul almalk Abdul Aziz,1398H/ 1978)P:60

[37]۔الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص22 وابوالفضل، مکۃ فی عصر ما قبل الاسلام، ص60

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:22 and Abu Alfazal,Macca fe asar ma qabalul islam,P:60

[38] ۔الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ، 1415ھ/1994ء، ج11، ص120 و ابن ہشام، السیرۃ، ص412

Altibrane,Abu Alqasim Suleman bin Ahmad bin Ayoub,Almajamul kabeer,(Alqahira: Maktaba ibin Temiya,1415H/1994) V:11,P:120 and Ibni Hisham,Alseerat,P:412

[39] ۔التوبۃ:19

Altawba:19

[40] ۔الطبری، تفسیر الطبری ج14، ص172 و ابن حجر، الاصابۃ، ج2، ص271 و ابن عبدربہ، ابو عمر شہاب الدین احمد بن محمد بن عبدربہ، العقد الفرید، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1404ھ/1983ء، ج3، ص236

Altabare,Tafseer Altabre, V:14,P:172 and Ibni Hajar,Alasaba, V:2,P:271and Ibin Abdiraba, Abu Umar Shahabul Din Ahmad bin Abdiraba,Alaqdul Alfareed,(Birut:Darul kutub Alelmea , 1404H/1983) V:3,P:236

[41] ۔ابن ہشام، السیرۃ، ص120 و ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص95

Abin Hisham,Alserat,P:120 and Ibin Kaseer,Alseertul Anabvia, V:1,P:95

[42] ۔المائدہ:90

Almaeda:90

[43] ۔ابن ہشام، السیرۃ، ص119 و الطبری، تاریخ طبری، ج2، ص257

Ibin Hisham,Alserat,P:119 and Altabare,Tarekh Tabare, V:2,P:257

[44] ۔ابن حزم، جمھرہ، ص12

Abin Hazam,Jamhara,P:12

[45] ۔ابن ہشام، السیرہ، ص43 و ابن حبیب، ابو جعفر محمد بن حبیب بن امیہ، المحبر، دارالافاق، بیروت، ص156

Ibin Hisham,Alserat,P: 43 and Ibin Habeeb,Abu Jafar Muhammad bin Habeeb, Almuhabar, (Birut:Darul Afaq)P:156

[46] ۔التوبۃ:37

Altawba:37

[47] ۔القالی، ابو علی اسماعیل بن القاسم البغدادی، ذیل الامالی، دارالکتب، مصر، 1344ھ/1926ء، ص201

Alqale,Abu Ali Ismail bin Alqasem Albughdade,Zeelul Amale,(Egypt:Darulkutub,1344H/ 1926)P:201

[48] ۔الطبری، تاریخ طبری، ج2، ص252 و ابن الاثیر، الکامل، ج2، ص16

Altabare,Tarekh Tabre, V:2,P:252 and Ibin Alaseer,Alkamil, V:2,P:16

[49] ۔ابن سعد نے ایلاف کو حلفاً کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ ابن حبیب نے کلمہ ایلاف استعمال کیا ہے۔ بلاذری نے عصام کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ طبری نے عصام اور جعل کے دو کلموں سے استعمال کیا ہے۔ جبکہ القالی نے عہد کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

ابن سعد، الطبقات، ج1، ص75۔ ابن حبیب، المحبر، ص162

Ibin saad,Altabaqat, V:1,P:75 and Ibin Habeeb,Almuhabber,P:162

[50] ۔ ابن حبیب، المحبر، ص 162 و الثعلبی، ابو منصور عبدالملک بن محمد بن اسماعیل، ثمار القلوب فی الضاف المنسوب، دارالمعارف، مصر، 1385ھ/1965ء، ص115

Ibin Habeeb,Almuhabber,P:162 and Alsalabe,Abu Mansoor Abdul malik bin Muhammad bin Isamail,Samarul quloob fe alzaful mansoob,(Egypt: Darul maref,1385H/1965)P:115

51۔ حضورؐ نے فرمایا "شهدتُ حلْف المطيَّبين مع عمومتي وأنا غلام، فما أحبُّ أن لي حُمْرَ النَّعَم وأني أنكُثُه" امام احمد، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، مسند احمد، دار الحدیث، القاہرہ، 1416ھ/1995ء، ج2، ص301 و ابن سعد، الطبقات، ج1، ص126

Imam Ahmad,Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hambal Alshebane,Musnad Ahmad, (Alqahera:Darul Alhadees,1416H/1995) V:2,P:301 and Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:126

52۔ ابن ہشام، السیرہ، ص122 و ابن سعد، الطبقات، ج1، ص126

Ibin Hisham,Alseerat,P:122 and Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:126

53۔ ابن سعد، الطبقات، ج1، ص72 و ابن حبیب، المحبر، ص178

Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:72 and Ibin Habeeb,Almuhabbar,P:178

54۔ الازدی، ابن درید ابو بکر محمد بن الحسن، الاشتقاق، دار الجلیل، بیروت، 1411ھ/1991ء، ج1، ص282

Alezde,Ibin Dareed Abu Bakkar Muhammd bin Alhasan,Alishtiqaq,(Birut:Darul Jaleel, 1411H/1991) V:1,P:282

55۔ مانع الحریم اس شخص کا لقب پڑ گیا کہ حرم کا حق منع کیا۔ ابن درید، الاشتقاق، ج1، ص282

Ibin Dareed,Alishteqaq, V:1,P:282

56۔ ابن منظور، لسان العرب، ج4، ص568 و الزبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد، التاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایۃ بیروت، ج3، ص400

Ibin Manzoor,Lisanul Arab,V:4,P:568 and Alzabede,Abu Alfaiz Muhammad bin Muhammad, Altajul uroos min jawahirul qamoos,(Birut:Darulhidaya) V:3,P:400

57۔ البلاذری، الانساب، ج1، ص39 و ابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Albilazere,Alansab, V:1,P:39 and Ibin Alaseer,Alkamil, V:2,P:13

58۔ البلاذری، الانساب، ج1، ص40 و ابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Albilazere,Alansab, V:1,P:40 and Ibin Alaseer,Alkamil, V:2,P:13

59۔ ابن رشیق، ابا علی الحسن ابن رشید القیروانی، العمدۃ فی محاسن الشعر و آدابہ، مطبعۃ السعادۃ، مصر، 1383ھ/1964ء، ج3، ص194

Ibin Rasheeq,Aba Ali Alhasan ibin Rasheed Alqerwane,Alumda fe mahasn alsher wa adabhu, (Egypt: Matbatul Saadat,1383H/1964) V:3,P:194

60۔ الیعقوبی، تاریخ، ج1، ص212

Alayaqobe, Tarekh, V:1,P:212

61۔ ابن الاثیر، الکامل، ج1، ص359

Ibin Alaseer,Alkamil, V:1,P:359

62۔ النوری، نهایۃ الارب، ج15، ص429 و العصامی، عبد الملک بن حسین بن عبد الملک، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، دار العلمیہ، بیروت، 1419ھ/1998ء، ج1، ص196

Alnore,Nihayatul arab, V:15,P:429 and Alasame,Abdul Malik bin Hussain bin Abdul Malik, Samtul njoomul awale fe anbaul alawael wa tawale, (Birut: Darul alelmia,1419H /1998) V:1,P:196

63۔ ابن عبد ربہ، العقد الفرید، ج2، ص226 و ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن ابی الکرم، اسد الغابہ، دار الفکر، بیروت، 1409ھ/

1989ء، ج2، ص93

Ibin Abderaba,Alaqdul fareed, V:2,P:226 and Ibin Alaseer,Abu Alhasan Ali bin abe Alkaram, Usodul ghaba,(Birut:Darulfikar,1409H/1989) V:2,P:93

[64]۔ جادالمولی، ایام العرب، ص329

Jadul mawlode,Ayamul Arab,P:329

[65]۔ ابن حبیب، المحبر، ص164 والازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص71 وابن عبدربہ، العقدالفرید، ج3، ص236

Ibin Hbeeb,Almuhabber,P:164 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:71 and Ibin Abderaba, Alaqdul fareed, V:3,P:236

[66]۔ ابن عبدربہ، العقدالفرید، ج3، ص436 وابن الاثیر، الکامل، ج1، ص588

Ibin Abderaba,Alaqdul fareed, V:3,P:436 and Ibin alseer,Alkamil, V:1,P:588

[67]۔ الازرقی، اخبار مکہ، ج1، ص63

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:63

[68]۔ ڈاکٹر جواد علی، المفصل فی التاریخ العرب قبل الاسلام، دارالعلم للملایین، بیروت، 1970ء، ج5، ص250

Dr Jawad Ali,Almufassal fe Altarekhul Arab Qbalal Islam,(Birut:Darulelam lilmaleen,1970) V:5,P:250

[69]۔ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی، تاریخ عمر، دارالبشائرالاسلامیہ، بیروت، ص22

Ibin Aljawze,Abu Alfaraj Abdur Rahman bin Ali,Tareekh Umar,(Birut:Darul bashaer alislamia) P:22

[70]۔ الزبیری، ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ بن ثابت، نسب قریش، دارالمعارف، قاہرہ، ص210

Alzubere,Abu Abdullah Masab bin Abdullah bin Sabet,Nasab Quresh,(Qahera: Darul maref)P:210

[71]۔ ایضاً

Ibid